کردن دارد ذس را در کیمیا مالیدن و حقیقت زر شدن مس"
یوں سمجھ لیجئے کہ علم طب کا سیکھنا شریعت ہے اس پر عمل کرنا اور دوا کا استعمال کرنا طریقت اور صحت پاجانا حقیقت ہے۔
پس شریعت اور طریقت (تصوف) دو متضاد چیزیں نہیں بلکہ دونوں میں جسم و جان ظاہر و باطن پوست و مغز کی نسبت ہے
تصوف کی تمام دنیا داسی پر ہے کہ آداب شریعت کی پابندی کی جائے۔ کسی بزرگ نے فرمایا ہے کہ" تصوف خدا پر نظر رکھنا
اسی کو اپنا تمام تر مقصود بنانا یعنی ومن یتوکل علی اللہ فھو حسبہ پر پورے طور سے عمل کرنا۔ ماسوا اللہ یعنی مشاغل سے
کوئی واسطہ نہ رکھنا۔ نیکیوں اور اطاعت کی طرف خلوص نیت سے پیش قدمی کرنا بلائے الٰہی پر صابر قضائے الٰہی پر راضی رہنا۔ مجاہد
و ریاضت کرنا" ان تمام امور کا نام تصوف ہے۔ کیا اس میں کوئی امر ایسا ہے جو شریعت کے خلاف ہو؟ ہرگز نہیں۔
صحابہ کرام میں سب سے بڑے ارباب طریقت خلفائے اربعہ تھے جو تمام صوفیا کے سرگروہ تھے۔ ان چاروں میں سب سے
زیادہ فضیلت حضرت ابوبکرؓ کو حاصل تھی۔ ان کے بعد اصحاب صفہ کا مرتبہ ہے جو معاش دنیاوی سے قطعاً بے نیاز ہو کر رات
دن شمع نبوت کے ارد گرد پروانہ وار نثار ہوا کرتے تھے۔ ان کے بعد عام صحابہ پھر تابعین جن میں حضرت اویس قرنی المتوفی ۳۷ھ
خواجہ حسن بصری المتوفی ۱۱۰ھ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ پھر تبع تابعین۔ ان کے بعد امام جعفر صادقؒ المتوفی ۱۴۹ھ امام ابوحنیفہؒ
المتوفی ۱۵۰ھ حضرت جنید بغدادیؒ المتوفی ۲۹۷ھ وغیرہم ہیں
خلاصہ یہ کہ سب سے پہلے علم سیکھے جب علم میں کامل ہو جائے پھر عمل کرے اور جب عمل میں ایسا منہمک ہو جائے کہ دنیا سے
بالکل بے نیاز ہو جائے اور ماسوی اللہ سے بے تعلق ہو جائے اس وقت صوفی کا مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے۔ مگر افسوس عوام الناس نے
اس کے سمجھنے میں کیسی غلط فہمی سے کام لیا ہے۔ جو شخص کاکلیں بڑھالے کرتا نیچا کرلے ایک جبہ رنگ لے ایک تسبیح ہاتھ میں ہر وقت
لئے رہے۔ گو وہ کیسا ہی شریعت کے احکام کے خلاف چلتا ہو۔ اس کے مرید ہو جاتے ہیں اس کے حلقہ بگوش ہو جاتے ہیں سوچنے
کا مقام ہے کہ جو خود گمراہ ہو دوسروں کو راہ راست پر کیسے لا سکتا ہے۔ او خویشتن گم ست کرا رہبری کند؟

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست　+　پس بہر دستے نباید داد دست

ہمارا فرض ہے کہ مرید ہونے سے قبل یہ معلوم کریں کہ یہ شخص شریعت مطہرہ کا کتنا پابند ہے۔ اس کے دل میں احکام
شرع کی کتنی وقعت ہے۔ ہمارے لئے جو کسوٹی ہے وہ صرف اتباع شریعت ہے۔ اگر وہ اس کسوٹی پر اتر آئے پھر ہم کو چاہیے
کہ اس سے اعتقاد رکھیں۔ ہماری تمام خرابیوں کا باعث ہماری جہالت اور کم علمی ہے۔ جب تک ہم اس جہالت کی تاریکی کو اپنے
اوپر سے دور نہ کریں گے ہرگز ہم اپنے آپ کو نہیں سدھار سکتے۔ اب آپ سمجھے کہ صوفی کیسی پاکیزہ ہستی کو کہتے ہیں جو واصل
الی اللہ ہو۔ مگر صد افسوس کہ اس لفظ کو کیا سے کیا بنا لیا گیا ہے۔ فسبحان اللہ عما یصفون

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

محمد علی قریشی مدرسہ لطیفیہ علیگڈھ